Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ؛ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم:۔ یک شنبہ

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

۲۳ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ ۱۸ ہجرت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء نمبر ۱۱۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ حرارت آج بھی نارمل رہی۔ لیکن دل میں کمزوری بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

پنجاب بھر میں اول رہنے والے طالبعلم کو ہدیہ تبریک

لاہور ۱۷ مئی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے شاندار نتائج پر سکول ہذا کے سابق طلباء نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر، سٹاف اور پنجاب بھر میں اول رہنے والے ہونہار طالب علم منور احمد اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم سعید احمد خان رحمانی کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔

بہاولپور کی تاریخ میں آج پہلی مرتبہ بالغ رائے دہی کے اصول پر عام انتخابات شروع ہوئے

۱۸ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ریاست میں آٹھ لاکھ سے زائد ووٹر ہیں

بغداد الجدید ۱۷ مئی۔ پاکستان کی سب سے بڑی ریاست بہاولپور کی تاریخ میں آج پہلی مرتبہ بالغ رائے دہی کے اصول پر عام انتخابات شروع ہو گئے۔ ریاست کی کل ۱۸ لاکھ کی آبادی میں سے ۸ لاکھ سے زائد ووٹر ہیں۔ موجودہ انتخابات میں کل ۴۹ نشستوں کے لئے ۱۴۰ امیدواروں میں مقابلہ ہو رہا ہے جن میں سے مسلم لیگ کے امیدواروں کی تعداد ۴۸ ہے۔ باقی ماندہ امیدواروں میں مخالف پارٹی کے امیدوار اور آزاد امیدوار شامل ہیں۔ پولنگ مرکز صبح کے وقت ۴ گھنٹوں کے لئے اور تیسرے پہر ۲½ گھنٹوں کے لئے کھلا رہے گا۔ ووٹوں کی گنتی ہر روز پولنگ کے بعد ہوا کرے گی۔ ہر امیدوار کو اپنے بیلٹ بکسوں پر ذاتی مہریں لگانے کا اختیار بھی حاصل ہوگا۔ امیر بہاولپور نے آج ایک بیان دیتے ہوئے ریاستی عوام کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ووٹ کا بہتر استعمال کرتے ہوئے صرف ان اشخاص کو اسمبلی میں بھیجیں، جو انکے مفاد کی پوری حفاظت کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ بہاولپور کی تاریخ میں آج پہلی مرتبہ بالغ رائے دہی کے اصول پر عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ریاستی عوام کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ آپ نے کہا۔ گذشتہ انتخابات کو ملتوی کرنے کا اقدام انتہائی جرأت مندانہ تھا۔ اور اس سے عوام کو کافی فائدہ پہنچا ہے۔ آپ نے ایک بار پھر یہ اعلان کیا۔ کہ میری ذات سیاسی دھڑا بندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجھے کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے مسلم لیگ کے جلسوں پر پتھراؤ کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریاست میں ہر ایک جماعت کو جلسے کرنے اور اپنے خیالات کے اظہار کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔ اس لئے اس قسم کی غیر شریفانہ حرکات بند: انتہائی ناپسندیدہ ہیں۔ مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے امیر بہاولپور نے کہا۔ کہ ملک میں اس وقت صرف یہی ایک سیاسی جماعت ہے۔ جو مکمل طور پر منظم ہے۔ "قوم کی فلاح و بہبود کے سلسلے میں نظم و ضبط کے زریں اصول کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ مسلم لیگ کے آٹھ امیدوار اس وقت تک بلا مقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا

کراچی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مجلس دستور ساز کے صدر نے جو اس کمیٹی کے بھی صدر ہیں۔ ابھی تک آپ کا استعفیٰ منظور نہیں کیا۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے متفقہ طور پر چودھری صاحب موصوف سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔

مسئلہ تونس کے سلسلے میں عرب ایشائی بلاک کی مساعی

تونس کی تازہ ترین صورت حال

نیویارک ۱۷ مئی۔ اقوام متحدہ میں ناروے کے نمائندے نے آج مسئلہ تونس کی پر زور حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اقوام متحدہ اس مسئلے پر غور کرنے سے انکار کر کے خود اپنے اصولوں سے انحراف کر رہی ہے آپ نے اس معاملے کو زیر بحث لانے کی مخالفت کرنے والے ممالک سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے رویے پر نظر ثانی کر کے حق و انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں۔ کل رات عرب ایشیائی ممالک کے ایک اجلاس میں دنیا کے تمام حریت پسند ممالک سے اپیل کی گئی۔ کہ مسئلہ تونس کو اقوام متحدہ میں زیر بحث لانے میں مدد دیں۔ نیز اعلان کیا گیا۔ کہ فرانس اور ان کے زیر حفاظت ملک تونس میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ دنیا اس سے مطلق مطمئن نہیں۔ پاکستان کے نمائندے پروفیسر بخاری نے کہا۔ کہ امریکہ کے قونصل جنرل پر گولیاں چلانے کے واقعہ سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ فرانس نے تونس کی فوجی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ جنرل اسمبلی کا ایک خاص اجلاس بلانے کی غرض سے دنیا کے اہم ممالک کی حمایت حاصل کرنے کے لئے عرب ایشیائی بلاک کا خاص اجلاس نیویارک میں پیر کے روز منعقد ہوگا۔

ڈھاکہ ۱۷ مئی۔ وزیر خزانہ محمد علی کی صحت کے متعلق جاری کردہ بلیٹن میں بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن پھیپھڑوں کی حالت بدستور خراب ہے۔

ماہ رمضان میں دفاتر کے اوقات

لاہور ۱۷ مئی۔ ماہ رمضان شریف کی وجہ سے حکومت پنجاب کے ماتحت تمام سرکاری دفاتر کے اوقات کار بروز پیر مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۵۲ء سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ نئے اوقات کار صبح سات بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوں گے۔ یہ اوقات بروز پیر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک بدستور جاری رہیں گے۔ اور اس کے بعد پھر حسب سابق دفاتر صبح نو سے چار بجے شام تک لگا کریں گے۔

بلوچستان میں اناج اور ترکاریوں کی کاشت

کو فروغ دینے کی سکیم

کوئٹہ ۱۷ مئی۔ بلوچستان میں مختلف قسم کی فصلوں اور ترکاریوں کی پیداوار کو فروغ دینے کے لئے وسیع پیمانے پر تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں امریکہ، ترکی اور دیگر ممالک سے بیج منگوائے گئے ہیں۔ اور تجربات کے ذریعے بلوچستان میں ان بیجوں کی کاشت کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ۸۲۰ قسم کے بیج زیر تجربہ ہیں۔ ان میں بیرونی ممالک کی گیہوں کی ۶۰ اقسام بھی شامل ہیں۔ گیہوں کے علاوہ چاول اور مکئی کی کاشت پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان تجربات میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ مختلف انگریز ترکاریوں کے علاوہ بلوچستان میں آلو کی پیداوار کو فروغ دینے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ ہالینڈ اور شملہ میں پیدا ہونے والی آلو کی بعض نادر قسمیں بھی بلوچستان میں اگائی جائیں گی۔ یاد رہے کہ اس وقت بھی آلو کی برآمد سے حکومت بلوچستان کو ۱۵ لاکھ روپے سالانہ کی آمد ہوتی ہے۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۱۷ مئی۔ اس ماہ کی ۲۲ تاریخ کو زیادہ خوراک پیدا کرنے کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے اعلیٰ حکام کی ایک کانفرنس یہاں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت پنجاب کے گورنر مسٹر چندریگر فرمائیں گے۔ گذشتہ سال صوبے میں غلے کی بجائے زیادہ نفع بخش فصلات مثلاً روئی۔ گنا اور تیل کے بیج کی کاشت زیادہ ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے غلے کی مقدار میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ لیکن امسال ان خطرات کو روکنے کے لئے حکومت کی طرف سے گیہوں کی قیمتیں متعین کر دی گئی ہیں۔ تاکہ کاشتکار ہر وقت غلے کی مناسب قیمت حاصل کر سکیں۔ اور اس کی کاشت کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ حکومت بھارت نے لنکا کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں یہ واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان یہ نہیں چاہتا کہ لنکا میں بسنے والے تمام ہندوستانیوں کو حق رائے دہندگی دیا جا سکے۔ بلکہ صرف ان ہندوستانیوں کو یہ حق ملنا چاہیئے۔ جنہوں نے مستقلاً وہاں کی سکونت اختیار کر لی ہے۔ یاد رہے۔ کہ لنکا کے وزیر اعظم نے پچھلے دنوں اعلان کیا تھا۔ کہ حکومت لنکا ان لوگوں کو حقوق شہریت نہیں دے سکتی۔ جن کی ایک ٹانگ لنکا میں اور دوسری بھارت میں ہو۔

لاہور ۱۷ مئی۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ نے پنجاب میں فوجی مریضوں اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مراکز بہبودی اطفال اور سول اور مشن ہسپتالوں میں داخل مریضوں کے لئے تین ہزار آٹھ سو کمبلوں کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ریڈ کراس کی شاخوں کو آٹھ لاکھ کی تعداد میں میاکرین کی ٹکیاں نادار اشخاص میں مفت تقسیم کرنے کے لئے بھیجی ہیں۔ ان عطیات کی مالیت

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیے!

کیونکہ اس قومی کالج میں

ا۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

ب۔ کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلبہ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کے بعد قرآن کریم بخاری شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوتے ہیں۔ نیز طلبہ کی ہر رنگ کی تربیت کا خاص اہتمام ہے۔

ج۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں۔

د۔ سٹاف طلبہ کی انفرادی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لیتا ہے۔

ہ۔ یہ آپ کا قومی ادارہ ہے اور اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

و۔ کالج بہترین نتائج نکال رہا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان گذشتہ سے پیوستہ سال الفضل میں شائع ہوا تھا:۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے" خاکسار مرزا محمود احمد

(الفضل ۳ ستمبر ۴۹ء)

نوٹ:۔ ایف۔اے۔ ایف۔ایس۔سی کے تمام مضامین کا داخلہ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۲ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ مزید کوائف کالج سے ہوا۔ پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

رمضان المبارک اور خدام الاحمدیہ

قائدین و زعماء کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کے مقدس ایام جو مومنوں کی روحانی بیداری اور قوت عملیہ کو بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان مبارک دنوں سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں۔

میں اس موقعہ پر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نہایت ہمت اور محنت سے یہ کوشش فرمائیں کہ انفرادی اعتبار کے علاوہ اجتماعی طور پر بھی آپ کی مجلس کے اراکین ان ایام سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس طبعی رجحان کو جو نیکی اور اعمال صالحہ کیلئے ان ایام میں بالخصوص قلوب میں پایا جاتا ہے زیادہ سے زیادہ عملی رنگ دیں۔

ان ایام میں آپ یہ انتظام فرمائیں کہ آپ کے وہ اراکین جو سادہ یا باترجمہ نماز نہیں جانتے وہ نماز ضرور سیکھ لیں جنہیں قرآن شریف ناظرہ یا ترجمہ کے ساتھ نہیں آتا وہ قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیں اور جو ناخواندہ ہیں اور معمولی اردو بھی نہیں جانتے ان کیلئے ابتدائی تعلیم کا بندوبست ہو جائے۔

اس طرح ان مبارک ایام میں بالخصوص قرآن مجید۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر کبیر یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کسی اور کتاب کا درس ضرور ہوا کرے کبھی کبھی تربیتی اور علمی تقاریر بھی کروائی جائیں اور اس طرح کوشش کی جائے کہ یہ بابرکت ایام زیادہ مفید رنگ میں گذارے جائیں اور ہمارے لئے موجب برکتوں کے حامل ہو سکیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس موقعہ پر زیادہ شوق اور اخلاص کا اظہار کریں گے۔ اور اپنی مساعی کو تیز کر کے مرکز کو مطلع کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور اپنے فضل سے نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا قابل تعریف نتیجہ

خدا کے فضل سے نصرت گرلز ہائی سکول کا میٹرک کا نتیجہ بھی نہایت قابل تعریف ہے۔ بارہ طالبات میں سے ۹ طالبات پاس ہوئی ہیں۔ یعنی ۷۵ فی صدی نتیجہ نکلا ہے لیکن زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ پاس شدہ طالبات میں سے ۴ فرسٹ ڈویژن میں اور پانچ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئی ہیں ہم ادارہ الفضل کی طرف سے ہیڈ مسٹرس صاحبہ اور سٹاف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے بھی بہتر کامیابی دے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں جلسہ سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

مورخہ ۱۱ مئی ۵۲ء کو ساڑھے ۸ بجے بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جلسہ شعبہ ربوہ و احمد نگر نے اجتماعی رنگ میں سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نور اللہ مرقدہا کے حضور خراج عقیدت پیش کیا اور مختلف احباب نے آپ کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اس مقدس وجود کے مناقب جلیلہ اور محامد جمیلہ کو بیان کیا۔

جلسہ کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو ہمارے شام سے آنیوالے بھائی سید سلیم الجابی نے اپنے مخصوص عربی انداز میں کی۔ عہد کے بعد جسے نائب صدر مجلس صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے دہرایا۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سلمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نظم جو حضور نے اللہ تعالیٰ کے شکریہ کے طور پر بزبان حضرت ام المومنین رض لکھی ہے۔ نہایت رقت اور سوز کے عالم میں احباب کو سنائی۔ آپ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات کے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر نمائندہ مجلس احمد نگر نے حضرت ام المومنین رض کے مختصر سوانح حیات پیش کئے۔ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "حضرت ام المومنین رض کا ذکر کتب سابقہ میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین و نمائندہ حلقہ الف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات سنائے جن میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر آتا ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دس منٹ تک اپنے چند خاص واقعات جن سے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بچوں پر شفقت اور اولاد سے محبت اور نیک توجہ پر روشنی پڑتی تھی۔ پیش کئے۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے جنہیں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے آخری ایام میں آپ کی خدمت کرنے کا خاص شرف حاصل ہے۔ آپ کی بیماری کے حالات اختصاراً بیان کئے۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف قائم مقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تقرب الی اللہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان و یقین کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ... نے "آپ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش" کے عنوان پر۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب قمر نمائندہ حلقہ ب نے "حضرت ام المومنین اور تربیت اولاد" اور مکرم سیف الرحمن صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے "حضرت ام المومنین رض کی محبت جماعت سے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جلسہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد نامہ دہرایا اور دعا فرمائی۔ (نامہ نگار)

تعلیم القرآن کلاس زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس مبارک اقدام میں کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہر ایک جماعت دوسری جماعت سے آگے بڑھنے کی کوشش کرکے ایک ایک نمائندہ اپنی جماعت کی طرف سے ضرور بھیجیں۔ نمائندہ بھجواتے وقت اسباب کو ضرور مدنظر رکھیں کہ جس خاتون کو منتخب کیا جائے۔ وہ سمجھدار تعلیم یافتہ اور مجلس کے سامنے بلا جھجک اپنا مافی الضمیر بیان کرنے والی ہو۔ کیونکہ کسی جماعت کی طرف سے آنیوالی خاتون کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ مرکز سے دینی علوم سیکھ کر اپنی جماعت میں واپس جا کر انہیں پڑھا۔ غیر معمولی قابلیت رکھنے والی خاتون اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ابتدائی تعلیمی مراحل کی کمی کا تدارک ہر ممبر کو اپنی جماعت میں کرنا چاہیئے۔ تعلیمی معیار کم از کم پرائمری کے برابر ہو

کلاس کا نصاب درج ذیل ہے:۔

قرآن کریم	پارہ سوم و چہارم با ترجمہ مع مختصر تفسیر
حدیث	نبراس المومنین اور ادعیۃ الرسول
فقہ	پانچ ارکان اسلام اور ان سے متعلق موٹے موٹے مسائل
عربی	عربی کی پہلی کتاب مطابق نصاب نصرت گرلز ہائی سکول۔ عربی قصیدہ کے تیس شعر با ترجمہ
فارسی	مکمل فارسی قصیدہ "عجب نوریست در جان محمد" (از درثمین فارسی)
کلام	اختلافی مسائل پر نوٹ مطابق معیار دعوۃ الامیر
تاریخ	سلسلہ احمدیہ

(خاکسار امۃ الرشید شوکت سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۸ مئی ۱۹۵۲ء

تعلیم الاسلام ھائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (سابق چنیوٹ) کا میٹرک کا نتیجہ ایسا شاندار ہے کہ شاذ و نادر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے نہ صرف یونی ورسٹی کی کل فیصدی نسبت کے لحاظ سے نہایت اونچا مقام حاصل کیا ہے بلکہ کیفیت کے لحاظ سے بھی دوسرے سکولوں سے بہت بلند رہا ہے۔ ساڑھے سولہ ہزار سے زائد کامیاب طلباء میں سے صرف بائیس طلباء ایسے ہیں جو ۸۵۰ میں سے ۷۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کر سکے ہیں۔ ان میں سے ۴ طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیں۔ اور یہ ۴ طلباء بھی پہلے دس طلباء میں سے ہیں۔ اس طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نتیجہ کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

بے شک یہ اللہ تعالےٰ کا خاص احسان ہے۔ اس لئے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر سید محمود اللہ شاہ صاحب اور باقی تمام اساتذہ کو جن کی ان تھک اور دیانتدارانہ محنت اور کوشش سے اچھا نتیجہ نکلا ہے تہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

احباب جانتے ہیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ نہ صرف دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ بلکہ دینی اصولوں کے مطابق طلباء کی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ اس لئے یونیورسٹی میں تعلیم الاسلام سکول کے ایسے اچھے نتیجہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت نہ صرف یہ کہ دنیوی تعلیم کی ترقی میں حائل نہیں ہے۔ بلکہ ممد و معاون ہے۔

اس لئے جو لوگ محض دنیاوی کامیابی کے پیش نظر اپنے بچوں کو دوسرے سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ ان کے لئے تعلیم الاسلام سکول کی یہ کامیابی سبق آموز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے۔ جو خیالی عبادت پر انحصار نہیں رکھتا۔ بلکہ عملی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے اصولوں کے مطابق جو تربیت ہوتی ہے۔ وہ دین و دنیا دونوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اس لئے موجودہ غلط ماحول میں یہ غنیمت ہے کہ تعلیم الاسلام جیسی درسگاہ ہمیں میسر ہے۔ احباب کو نہ صرف تعلیم الاسلام سکول سے بلکہ تعلیم الاسلام کالج سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے پیش نظر سوائے ان اداروں کے کسی دوسرے ادارہ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹانا چاہیئے۔

ماسکو عالمی اقتصادی کانفرنس

ماسکو میں گزشتہ ماہ ایک عالمی اقتصادی کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ پاکستان سے میاں افتخار الدین صاحب کی قیادت میں سترہ مندوبین کا ایک وفد اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے گیا۔ کانفرنس کی مختصر روئداد پروفیسر محمد حسن ایم۔ اے پرنسپل اسلامیہ کالج آف کامرس نے ریڈیو پاکستان سے نشر کی ہے۔ جس کو اب روزنامہ زمیندار مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء میں شائع کیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف وفد کے رکن تھے۔ اور اگرچہ اخبارات میں اس کانفرنس اور روس کے متعلق پاکستان وفد کے مختلف ارکان نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ لیکن جہاں تک کانفرنس کے مقاصد و اغراض کا تعلق ہے۔ اس روئداد ہی میں کسی قدر وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

اس روئداد کو پڑھ کر جو پہلا اثر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ روس کی غرض اس کانفرنس سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ دنیا کی تجارت کا رخ امریکی برطانوی بلاک کی طرف سے ہٹا کر روسی منطقہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ چنانچہ کانفرنس کی جو غرض ہے۔ وہ روئداد کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

"قریباً ایک سال پیشتر اس کانفرنس کی داغ بیل مغربی یورپ کے چند مفکر اور دانشمند لوگوں کی ایک نجی گفتگو میں پڑی۔ جس کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ یورپ کی باہمی تجارت میں جو خطرناک کمی اور خسارہ ہوتا جاتا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ایک ایسی عالمی کانفرنس کی جائے جو وہاں کی تجارت اور اقتصادی خوشحالی کو بحال کر سکے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے بعد کوپن ہیگن میں ایک Initiating Comittee (ابتدائی کمیٹی) مرتب ہوئی جس میں بیس ملکوں کے نمائندے شامل تھے۔ اس کمیٹی نے بڑے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ماسکو میں مجوزہ عالمی کانفرنس کو بلایا جائے۔ جس میں یورپ اور دنیا کے دوسرے ممالک کی بیرونی تجارت کی بحالی اور ترقی کی تجاویز پر غور کیا جائے۔" (زمیندار ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء)

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ کانفرنس کی اصل غرض یورپ کی تجارت کو بحال کرنا ہے۔ اور چونکہ ایسا بیرونی ممالک خاص کر کچا مال پیدا کرنے والے ایشیائی ممالک کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ان کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔

فی زمانہ عالمی تجارت کا انداز یہ ہے۔ کہ یورپ صنعت کاری کی چیزیں مشرق کو مہیا کرتا ہے اور مشرق سے کچا مال حاصل کرتا ہے۔ جس کو صنعت کاری کی چیزوں کی صورت میں پھر مشرق ہی میں کھپاتا ہے۔ اور اس طرح یورپ جس میں اب امریکہ بھی شامل ہے نہ صرف صنعت کاری میں کام آنے والا عام کچا مال مشرق سے لے جاتا ہے۔ بلکہ باقی تمام پیداوار بھی جس میں مشرق بڑا دولتمند ہے بٹور کر لے جاتا ہے۔ اس کام کو پورا پورا سر انجام دینے کے لئے مغرب نے مشرقی ممالک پر کئی کئی طریقوں سے قبضہ کر رکھا ہے۔

اس کام کو تقریباً تمام یورپی اقوام کم و بیش کر رہی ہیں۔ برطانیہ۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ بلجیم ان میں سے پیش پیش ہیں۔ اب امریکہ بھی انکا حریف بن گیا ہے۔ مگر وہ جو کچھ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ وہ برطانیہ وغیرہ ممالک سے ملکر اٹھانا چاہتا ہے۔ اگرچہ ان کے مابین بھی ایک قسم کی رقابت ضرور ہے۔ اور چونکہ اتفاقاً برطانیہ پچھلی چند صدیوں سے عالمگیر رسوخ رکھتا چلا آیا ہے۔ اکثر یورپ کی اقوام اس سے رشک کھاتی رہی ہیں حقیقت یہ ہے گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں کا باعث بھی باہمی رقابت ہے۔ جرمنی کی یہ خواہش رہی ہے۔ کہ وہ مشرق کی تجارت پر قبضہ کر لے۔ مگر برطانیہ نے کسی نہ کسی طرح اپنے رسوخ اور پالیسی کی وجہ سے گزشتہ عالمگیر جنگ تک اپنی تمبرداری قائم رکھی ہے۔

چنانچہ جب نپولین نے سر اٹھایا تو برطانیہ نے باقی یورپی ممالک کو اپنے ساتھ ملا کر اس کا مقابلہ کیا۔ اور اسکو ملیامیٹ کر دیا۔ اس کے بعد جرمنی نے دو بار کوشش کی۔ برطانیہ نے اسی اتحادی ہتھیار سے اس کو بھی ناکام بنایا۔ ساتھ ہی جاپان کو جو مشرقی تجارت پر آہستہ آہستہ چھا چلا تھا۔ اس کو بھی مٹا دیا۔ ظاہر ہے کہ برطانیہ اکیلا یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے نہ صرف برطانوی نو آبادیات اور نہ صرف یورپی ممالک کی اعانت حاصل کی۔ بلکہ دنیا کی اس وقت سب سے بڑی اسلحہ ساز طاقت امریکہ کو بھی ساتھ ملایا۔ ادھر جنگ میں روس تک کی امداد حاصل کر لی۔

جنگ کے بعد یہ صورت ہو گئی ہے کہ روس ایک طرف اور برطانیہ اور امریکہ ایک طرف دو بلاکوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ روس نے اشتراکی نظریہ کو اپنا کر اس کو اپنے حسب حال سانچے میں ڈھال لیا ہے۔ جہاں تک جنگی ساز و سامان کا تعلق ہے۔ وہ امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن دو باتیں ایسی ہیں جو اس کے حق میں ہیں۔ ایک تو اشتراکیت کا اصول مساوات اور دوسری بات یہ ہے کہ مشرقی ممالک میں یورپ کا جوا کندھوں سے اتار دینے کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا ہے ان دو نہایت کاری ہتھیاروں کے بل پر اس نے اعصابی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ یہ ہتھیار اتنے موثر ثابت ہو رہے ہیں۔ کہ بعض امریکی سیاست دانوں کا خیال ہے کہ شاید امریکہ اس جنگ میں شکست کھا جائے۔

ماسکو کی اقتصادی کانفرنس بالیقین اسی اعصابی جنگ کا ایک درمیانی معرکہ ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں روئداد زیر بحث کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔

"رابرٹ چیمبرلین نے جو انتظامیہ کمیٹی کے سیکرٹری تھے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد مختلف ملکوں کے لیڈر ڈیلی گیٹوں نے کانفرنس کو خطاب کیا۔ یہ افتتاحی جلسے دو روز تک جاری رہے۔ تمام ملکوں نے اپنا اپنا نقطۂ نگاہ واضح کیا۔ پاکستان کی اقتصادی اور تجارتی حالت بڑی وضاحت کے ساتھ کانفرنس کے سامنے پیش کی گئی۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک سے روئی اور کچے چمڑے کی برآمد ہوتی ہے۔ گزشتہ سال اس برآمد کی قیمت دو سو کروڑ روپے تھی۔ اس کے عوض ہم نے اپنی ضروریات کی کئی اشیاء درآمد کیں۔ ہماری سب سے اہم مانگ اور ضرورت لوہا اور مشینی کلیں ہیں۔ جنگ کے بعد ہماری روئی اور پٹ سن کی برآمد بڑے اعلیٰ پیمانے پر ہوئی۔ لیکن ہماری ضرورت کے مطابق ہمیں باہر سے کوئلے مشینیں اور لوہا مہیا نہ ہو سکا۔ ہماری یہ تجارت زیادہ تر ہندوستان اور برطانیہ کے ساتھ تھی۔ لیکن پچھلے دو تین سال سے اس ضرورت کا شدت کے ساتھ احساس ہو رہا ہے۔ چونکہ ہماری برآمد کی مانگ اور ضرورت تمام ملکوں میں ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بات ناگزیر ہے کہ ہم ان اشیا کو دنیا کی ایسی دوسری منڈیوں میں بھی بھیجنے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قدیم ترین تصویر میں

ایک وفات یافتہ — شخص — کے خدوخال

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب از لائل پور

روم میں مقدس پطرس کا قدیم گرجا ہے جہاں لاکھوں کیتھولک عیسائی ہر سال حج کیلئے جمع ہوتے ہیں اور ہزارہا زائرین اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس گرجا کے پرانے آثار مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری کی ایک تصویر بھی موجود ہے جو کہ نسلاً بعد نسلٍ دوسری صدی مسیحی سے لے کر آج تک عیسائی دنیا میں ایک مقدس امانت کے طور پر محفوظ چلی آتی ہے۔ جس طرح چولا بابا نانک سکھوں میں گورو نانک کی ایک مقدس یادگار سمجھا جاتا ہے اسی طرح یہ تصویر عیسائی دنیا کے نزدیک پرانے تبرکات میں سے سمجھی جاتی۔ اور نہایت قدر و منزلت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ آیات قرآنی سے مرصع چولا بابا نانک کا عکس جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں شائع ہوا اور یہ انکشاف ہوا حضرت بابا نانکؒ ایک مسلمان ولی تھے۔ اسی طرح یہ تصویر جب موجودہ زمانہ میں انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں شائع ہوئی۔ تو پتہ لگا کہ یہ مسیح ناصریؑ کی آخری عمر بلکہ حالتِ وفات کی تصویر ہے۔ یہ عکس ایک منہ بولتی گواہی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام عین عنفوانِ شباب میں آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ اس دنیا میں ان پر بڑھاپا آیا۔ پھر سنتِ انبیاء کے مطابق وفات پا گئے۔

راقم الحروف کی طرف سے یہ تصویر سب سے پہلے دوسری تصاویر کے ساتھ "الفرقان" کے سالانہ نمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد "التبلیغ" میں دو دفعہ شائع ہوئی۔ اسی طرح انگریزی "ریویو آف ریلیجنز" میں بھی مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے ایک مضمون کے ساتھ اشاعت پا چکی ہے۔

اس تصویر کو ایک نظر دیکھئے اس میں پیش کردہ خدوخال کو نگاہ میں رکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ گو بعض دوسری تصویروں میں بھی بڑھاپے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ تصویر آپ کے آخری نقوش کو پیش کرتی ہے اور اس میں ایک نہایت معمر انسان کے خدوخال کو دکھایا گیا ہے جہاں دوسری تصویروں میں آپ کے دراز گیسو کندھے تک پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں اس تصویر سے پتہ چلتا ہے کہ سر کے تمام بال بڑھاپے کے باعث جھڑ چکے ہیں۔ اور ریش بالکل سفید ہو چکی ہے۔ لیکن سب سے اہم اور اولین امر جو ہماری توجہ کو کھینچتا ہے یہ ہے کہ دوسری تصویروں میں آنکھیں کھلی اور روشن دکھائی گئی ہیں لیکن اس تصویر میں آنکھیں بالکل بند ہیں جیسے ایک وفات یافتہ انسان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ دوسری تصویروں میں چہرے پر زندگی کے آثار نمایاں ہیں لیکن کوئی شخص جو اس تصویر کو بہ نظر غائر دیکھے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ ایک زندہ انسان کی تصویر ہے بلکہ ہر دیکھنے والا یہی اثر قبول کرتا ہے کہ یہ ایک مقدس اور معمر انسان کے آخری نقوش ہیں جو کہ اس کی وفات پر لئے گئے۔ چنانچہ چہرے پر زندگی کی کوئی رمق نظر نہیں آتی۔ بلکہ موت کے سب آثار چہرے پر نمایاں کر دئیے گئے ہیں۔ اس تصویر کے نیچے انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں مندرجہ ذیل نوٹ دیا گیا ہے:—

"Painting on cloth in Sacristy of St Peter's Rome. The definitely ascertained history of this piece reaches back to 2nd century."

یعنی یہ تصویر روم کے سینٹ پطرس کے گرجا میں قدیم یادگاروں میں رکھی ہوئی ہے جو کہ ایک کپڑے کے ٹکڑے پر پینٹ کی گئی ہے۔ اس تصویر کی تاریخ یقینی طور پر دوسری صدی مسیحی تک جاتی ہے اور یہ امر پایہ تحقیق پہنچ چکا ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹینکا ایڈیشن ۱۴ مطبوعہ ۱۹۴۷ء زیر عنوان Jesus Christ پلیٹ ۳ تصویر ۷)

اس تصویر کے متعلق یہ واضح رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ سب سے پہلی تصویر ہے جس میں آپ کی وفات کے نقوش پیش کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات حدیث کی رو سے دوسری صدی مسیحی میں ہوئی۔ اور اس تصویر کی تاریخ بھی یقینی طور پر دوسری صدی تک پہنچتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات پر آپ کے نقوش محفوظ کر لئے گئے اور ان کی نقول مختلف عیسائی مراکز میں پھیلا دی گئیں۔ تاکہ آپ کی آخری زیارت سے آپ کے معتقدین مشرف ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ تصویر نسلاً بعد نسلٍ عیسائیوں کے پاس محفوظ چلی آتی ہے۔

یہاں یہ بھی ذکر کر دینا مناسب رہے گا۔ کہ صادق و مصدوق سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس برس عمر پائی ہے۔ یہ تصویر آپ کے فرمودہ کی سچائی پر ہر پہلو سے شاہد ہے۔ جس طرح ایک ناپاک انسان فرعون مصر کی لاش محفوظ رکھے جانے کا دعویٰ قرآن مجید نے کیا اور مصر کے آثارِ قدیمہ نے اس دعوے کو پایہ ثبوت پہنچا دیا۔ آج فرعون مصر کی لاش دنیا کے لئے جہاں سامانِ عبرت مہیا کر رہی ہے وہاں قرآن مجید کے دعویٰ کی صداقت پر بھی شاہد ہے۔ اسی طرح ایک پاک اور مقدس انسان کی معبودانہ زندگی ختم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایسے قدیم آثار کو ظاہر کر دیا ہے جو کہ قرآن و حدیث کے دعویٰ کی صداقت پر گواہ ہیں۔ یہاں ہم عیسائی لٹریچر سے ایک نیا حوالہ درج ذیل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کی تصاویر کپڑے کے ٹکڑوں پر آپ کی زندگی میں بھی بنوائی جاتی تھیں۔ اور یہ تصویریں بطور تبرک لوگ اپنے پاس رکھتے تھے۔ ایم۔ آر۔ جیمز نے اپنی کتاب The Apocryphal New Testament میں قدیم دستاویزات کی بنا پر پیلاطوس کی وفات کے متعلق مختلف روایات (صفحہ ۱۵۷ تا صفحہ ۱۶۰ میں) جمع کر دی ہیں۔ پہلی روایت میں یہ وارد ہوا ہے کہ جب مسیح دور و دراز کے علاقوں میں دینی تعلیم پھیلا رہے تھے تو ایک نیک عورت کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں مسیح کی تصویر بنوا کر ہر وقت اپنے پاس رکھا کروں۔ چنانچہ اس نے ایک کتانی کپڑا لیا اور مصوّر کے پاس جا رہی تھی کہ مسیح راستے میں ہی اُسے مل گئے وہ یہ سن کر کہ وہ میری تصویر کے لئے خواہشمند ہے۔ آپ نے وہ ٹکڑا اس سے لے لیا اور اپنے چہرے کے نقوش اس پر بنا کر اُسے واپس کر دیا۔ بعد ازاں ایک دفعہ جب قیصر بیمار ہوا تو یہ عورت اُس کپڑے کو جس کو وہ جان و دل سے عزیز رکھتی تھی۔ اور کسی قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار نہ تھی قیصر کے پاس لے گئی جس کی برکت سے وہ شفایاب ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۱۵۷ و صفحہ ۱۵۸)

یہاں شاید بعض ناظرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات تو کشمیر میں ہوئی۔ ان کے آخری خدوخال مغرب میں کیسے پہنچ گئے اس سوال کا مفصل جواب اس مقالہ میں دیا گیا جو ان تصویروں کے ساتھ "الفرقان" کے سالانہ نمبر میں شائع ہوا۔ اب مختصر جواب عرض خدمت ہے۔

پرانے زمانے میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی رسل و رسائل کا انتظام ہوتا یعنی کوئی قافلہ یا بحری جہاز تیار ہوتا تو لوگ اپنے دور دراز کے عزیزوں کو خط کے ساتھ کتانی کپڑے کے ٹکڑے پر اپنی تصویر بھی بنوا کر ارسال کر دیتے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ بحر روم کے ذریعہ تجارتی قافلے معلومہ دنیا کے تمام حصص سے ہندوستان میں آتے جاتے تھے (توما رسول ہند صفحہ ۴۹) (۱) چنانچہ توما حواری نے ہندوستان سے اڈیسہ میں شامی کلیسیا کو جو خطوط لکھے ان کا ذکر جنوبی مصر کی ایک خانقاہ سے ملنے والی ایک کتاب "رسولوں کی تعلیم" میں موجود ہے۔ یہ خطوط شام کے مسیحی تاجر ہندوستان سے لے جاتے تھے۔ (ملاحظہ ہو توما رسول ہند صفحہ ۳۲ و صفحہ ۱۱۳)

(۲) اسی طرح تاریخ کلیسیا سے ثابت ہے کہ ابتدائی عیسائی مبشرین کے ذریعہ عبرانی انجیل ہندوستان میں پہنچی۔ جس کے آثار بعد ازاں ہندوستان میں ملتے رہے۔ (تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ دوئم از برکت اللہ ایم اے صفحہ ۲۷)

(۳) واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصری کو جس ململ کے ٹکڑے میں لپیٹا گیا تھا یونانی انجیل میں اسے ہندوستانی ململ بتایا گیا ہے۔ (توما رسول ہند صفحہ ۴۷)

(۴) توما رسول مدراس میں فوت ہو گئے تو ایک عرصہ بعد دوسری صدی میں شام کے مسیحی ان کی لاش لینے کیلئے ہندوستان آئے۔ ان کی قبر کو کھدوا اور ہڈیاں سمیٹ کر شام کے ملک میں لے گئے (توما رسول ہند صفحہ ۱۲۵)

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ فلسطین اور ہندوستان میں ایسے رسل و رسائل موجود تھے۔ کہ جن کی رو سے ابتدائی عیسائی آپس میں خط و کتابت کے ذریعہ متعارف ہو رہے تھے۔ یہی وہ ذرائع ہیں کہ جن کے باعث حضرت مسیح ناصریؑ کی یہ تصاویر مشرق و مغرب کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں۔

یہاں یہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ سب تصاویر فرضی ہوں۔ حقیقی خدوخال پر مبنی نہ ہوں۔ جواباً گذارش ہے کہ اگر یہ تصاویر فرضی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ وہ مختلف جگہ سے ملی ہیں اور مختلف حصہ عمر سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن ان کے خدوخال آپس میں بالکل ملتے ہیں۔ ابتدائی تین صدیوں کی تصاویر آپس میں بالکل مشابہ ہیں۔ حالانکہ بعد کی تصاویر جو کہ فرضی خدوخال پر مبنی ہیں ان تصاویر سے بالکل مختلف ہیں۔ قدیم ترین تصاویر کا آپس میں مشابہ ہونا اس امر پر واضح دلیل ہے کہ یہ تصویریں فرضی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نقوش پر مبنی ہیں۔ ان قدیم تصویروں میں سے ایک تصویر جوانی کی عمر کی ہے اور ایک ادھیڑ عمر کی۔ ایک تصویر میں قدرے بڑھاپا ہے اور ایک تصویر آخری حصہ عمر سے تعلق رکھتی ہے لیکن یہ سب تصویریں آپس میں مشابہ ہیں یہ تصویریں ایک واضح ثبوت ہیں کہ حضرت مسیح پر جوانی کے بعد کہولت پھر بڑھاپا اور شیخوخیت کی حالت وارد ہوئی اور پھر آپ نے وفات پائی۔

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(از مکرم بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور)

مجھے اور میری بیوی بچوں کو حضرت اماں جان سے خاص تعلق رہا ہے۔ وہ جب لاہور تشریف لاتیں۔ تو اکثر میرے مکان میں قیام فرماتیں۔ اس لئے ان کو بہت نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ اس نے مجھے ان کی خدمت کا موقعہ دیا۔ ان کے اخلاق فاضلہ۔ محبت و ہمدردی کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ ایسی مادر مہربان کی جدائی کا جس قدر بھی غم کیا جائے کم ہے

(۱) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں میری والدہ صاحبہ محترمہ رضی اللہ عنہا۔ سب سے پہلی مرتبہ قادیان گئیں۔ انہی کے طفیل ہمارے گھر میں احمدیت پھیلی۔ والدہ صاحبہ کے ہمراہ میں۔ میری بیوی اور لڑکا عبدالمجید تھا جو اس وقت صرف تین ماہ کا تھا۔ بٹالہ سے سب ایک ٹمٹم میں سوار ہوئے۔ مگر ٹمٹم کے ہچکولوں کی وجہ سے محترمہ والدہ صاحبہ کو چکر اور الٹیاں آنی شروع ہو گئیں۔ اس لئے ان کو کئی مرتبہ ٹمٹم سے اتار کر زمین پر لٹانا پڑا۔ آخر بمشکل قادیان پہنچے۔ جب مکرمہ والدہ صاحبہ حضرت اماں جان سے ملیں۔ تو راستہ کی سب تکلیف بھول گئیں۔ چونکہ میری والدہ صاحبہ بھی ہندوستانی تھیں اور میرٹھ کی رہنے والی تھیں۔ اسلئے حضرت اماں جان کو بھی ان سے ملکر بہت خوشی ہوئی۔ حضرت اماں جان کی طبیعت میں کوئی تمکنت اور غرور نہ تھا۔ اس لئے دونوں جلد گھل مل گئیں۔ جب حضرت اماں جان کو راستہ کی تکلیف کا علم ہوا تو فرمایا کہ واپسی پر میں اپنی رتھ دے دوں گی۔ اس میں تکلیف نہ ہو گی چنانچہ واپسی پر والدہ صاحبہ محترمہ رتھ میں بڑے آرام سے آئیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ یہ حضرت اماں جان کی شفقت محبت اور ہمدردی کا پہلا مظاہرہ تھا۔ جو انہوں نے اپنی ایک خادمہ کے ساتھ کیا۔ جس کی وجہ سے ہم سب ان کے گرویدہ ہو گئے۔

ایک دن میری والدہ صاحبہ نے عزیزم عبدالمجید کو (جو اب صدر انجمن میں کارکن ہے) جس کی اس وقت عمر صرف تین ماہ کی تھی۔ گود میں اٹھایا ہوا تھا۔ تو حضرت اماں جان نے ہنستے ہوئے فرمایا۔ اب چھوڑو ان بچوں کو۔ پہلے اپنے بچے پالو۔ پھر بچوں کے بچے پالو۔ اس کے چند دن بعد حضرت اماں جان نے صاحبزادہ مرزا ناصرہ احمد صاحب کو جو اس وقت خورد سال تھے اٹھایا ہوا تھا۔ میری والدہ نے عرض کیا۔ مجھے نصیحت فرما رہی تھیں۔ اور آج خود پوتے کو اٹھایا ہوا ہے۔ اس پر آپ ہنس پڑیں۔ اور فرمایا یہ بھی کرنا پڑتا ہے۔

(۲) شفقت اور محبت کا دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت اماں جان لاہور آئی ہوئی تھیں اور حضرت میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان پر مقیم تھیں۔ میں نے ایک دن حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ کل دوپہر کا کھانا میرے ہاں تناول فرما دیں۔ آپ نے منظور فرما لیا۔ اس پر میں نے اپنی والدہ صاحبہ کو سیالکوٹ تار دے دیا۔ کہ حضرت ام المومنین لاہور تشریف لائی ہوئی ہیں۔ کل ان کی دعوت ہے۔ آپ صبح لاہور پہنچ جائیں۔ دوسرے دن میں حضرت اماں جان کو لینے کے لئے گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رات میری طبیعت خراب ہو گئی۔ اس لئے میں آج نہ جا سکوں گی۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میں تو اپنی والدہ صاحبہ کو سیالکوٹ تار دے چکا ہوں۔ وہ آپ کا سنکر ایک گھنٹہ تک ضرور لاہور پہنچ جائیں گی۔ فرمایا۔ اچھا پھر چلتی ہوں اس وقت لینڈو گاڑیاں ہوا کرتی تھیں۔ جو بہت آرام دہ اور پردہ دار ہوتی تھیں۔ چنانچہ میں لینڈو گاڑی میں سوار کرا کے اپنے گھر لے آیا تھوڑی دیر بعد میری والدہ صاحبہ بھی گھر پہنچ گئیں۔ ناسازیٔ طبع کے باوجود آپ میری والدہ صاحبہ کی خاطر میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں۔ حضرت اماں جان بہت صفائی پسند تھیں۔ مگر شب گذشتہ جس احمدی کے ہاں کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئیں تھیں۔ ان کا مکان تنگ گلیوں کے اندر تھا۔ اور کچھ صاف ستھرا بھی نہ تھا۔ اسلئے ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ مگر میرے مکان میں آکر بہت خوش ہوئیں۔ کیونکہ وہ کشادہ ہوادار اور برلب سڑک تھا۔

(۳) میری لڑکی عزیزہ بلقیس بیگم کی شادی پر ازراہ شفقت حضرت اماں جان مع صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ لاہور تشریف لائیں۔ حضرت اماں جان نے عزیزہ بلقیس بیگم کو ایک حمائل دی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند شعر پڑھے۔ جن میں سے دو یہ ہیں:۔

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ان کا قادیان سے شادی میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لانا ہمارے لئے بڑے فخر اور برکت کا موجب ہوا۔ چند دنوں بعد عزیزہ بلقیس بیگم نے اپنے شوہر پروفیسر محمد صاحب کے ہمراہ مدراس جانا تھا۔ میں جب ان کو ریل پر سوار کرا کے واپس گھر پہنچا۔ تو حضرت اماں جان نے سب سے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ بابو صاحب دل کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا۔ الحمد للہ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ کی دعائیں شامل حال ہیں۔ تو پھر غم کس بات کا۔ لڑکیوں کو رخصت کرتے وقت عام طور پر والدین کو خصوصاً غم ہوتا ہے۔ اور خاصکر جب کہ لڑکی نے ایک دور دراز ملک میں جانا ہو۔ جہاں کا تمدن بھی بالکل مختلف ہو۔ مگر حضرت اماں جان اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے گھر میں ہونے کی وجہ سے جو ہم سب کو خوشی تھی۔ اس کے مقابلہ میں لڑکی کی جدائی کا کچھ غم نہ تھا۔

(۴) حضرت اماں جان اور خاندان کی دیگر خواتین ازراہ شفقت اکثر میرے گھر قیام فرمایا کرتی تھیں۔ اور یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ ایکدفعہ گرمی کا موسم تھا۔ میرے دفتر کا وقت صبح سات بجے سے بارہ بجے دوپہر کا تھا۔ میں جب دفتر سے بارہ بجے کے بعد گھر پہنچتا۔ تو میری بیوی یا لڑکی میرے لئے اس وقت روٹی پکاتیں۔ ان دنوں حضرت اماں جان بھی میرے ہاں قیام فرما تھیں ایک دن جب میں دفتر سے بارہ بجے کے بعد گھر پہنچا۔ تو حضرت اماں جان فرمایا کہ

"بابو صاحب کے لئے آج روٹی میں پکاؤں گی"

میری بیوی اور لڑکیوں نے بمنت عرض کیا۔ کہ گرمی زیادہ ہے اس لئے آپ تکلیف نہ کریں مگر حضرت اماں جان نے چند روٹیاں میرے لئے پکا دیں۔ جب میری بیوی یا لڑکی کھانا لائی اور یہ بتایا۔ کہ یہ روٹیاں اماں جان نے پکائی ہیں تو میں خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ ایسا تو کئی دفعہ اتفاق ہوا۔ کہ میں جب قادیان گیا۔ اور حضرت اماں جان کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوا۔ اور اتفاقاً کھانے کا وقت ہوا تو میرے لئے کھانا بھیجدیا۔ کھانے کے ساتھ پان کی گلوریاں بھی ضرور ہوتی تھیں۔ اپنے خادموں کی طبیعت کا کس قدر خیال رکھتیں تھیں۔ گھر سے میرے لئے کھانا بھیجدینا ہی بڑی بات تھی۔ لیکن میرے گھر میں اپنے دست مبارک سے میرے لئے روٹیاں پکانا تو میرے لئے بہت اچنبھے کی بات تھی۔ جس پر جس قدر شکر الٰہی کروں کم ہے۔

جب میرے ہاں مقیم ہوتیں تو سیر کے لئے عموماً باہر تشریف لے جاتیں۔ اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتیں۔ آپ کی طبیعت میں بہت نفاست تھی۔ اسباب کا خاص خیال رکھنا پڑتا تھا۔ کہ ان کے خلاف مزاج کوئی بات نہ ہو۔ ایک دن میں ان کے ہمراہ تانگہ پر ایمپرس روڈ پر جا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام لاہور کی تباہی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی جو شان و شوکت اب ہے اور جو اہمیت اسکو اب حاصل ہے۔ وہ نہ رہے۔

(۵) ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کو لاہور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ہاں لڑکا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام عبدالنور رکھا۔ حضور نے مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۲۷ء کو اپنے دست مبارک سے مجھے خط تحریر فرمایا۔

مکرمی۔ السلام علیکم۔ آپکا خط ملا۔ اللہ تعالےٰ بچہ کو مبارک کرے۔ نام عبدالنور رکھیں۔ خدا تعالےٰ نور اسلام سے حصہ دے۔ جن چیزوں کو عید سے پہلے بھیجنے کے لئے لکھا تھا۔ وہ دوسری تھیں۔ کوٹ کی اس قدر جلد ضرورت نہ تھی۔ بچوں کی کامیابی مبارک ہو۔ اللہ تعالےٰ خدام اسلام بنائے۔

خاکسار مرزا محمود احمدؐ

اس بچہ کی پیدائش پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ناصر نے بھی مبارکبادی کے خطوط لکھے۔ حضرت اماں جان نے کارڈ مورخہ یکم اپریل سنہ ۲۷ء اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ جو حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا۔ لڑکے کے متولد ہونے کی خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالےٰ مسعود مولود کو دین اور دنیا کے لئے سب گھر والوں کے لئے بہتریوں کا موجب بنائے اور پاک زندگی عطا کرے۔ آمین

لڑکے کی والدہ کو بہت بہت مبارک کہیں اور باقی سب بہن بھائیوں کو بھی مبارک ہو۔ مائی کاکو کی طرف سے اور سردار کی طرف سے السلام علیکم اور مبارک باد

(دستخط) ام محمود

یہ شفقت اور یہ حسن سلوک مادر مہربان ہی کر سکتی ہے کہ ہر خوشی اور رنج میں شریک ہوں۔ میں میری بیوی اور سب بچے ان کی خدمت کرنے میں خاص خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ نوکروں کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھتیں۔

(۶) بازار سے خرید وغیرہ کا کام دیر تک میرے سپرد رہا۔ ایک مرتبہ انہوں نے کوئی چیز لاہور سے منگوائی۔ میں وہ قادیان لے گیا اور پیش کر دی۔ لیکن ارادتاً قیمت نہ بتائی۔ اتفاق کی بات ہے۔ ان کو بھی قیمت پوچھنا یاد نہ رہا۔ ورنہ عام دستور یہ تھا کہ جس وقت چیز لے جا کر دی۔ اسی وقت روپے دے دیئے۔ میں جب چیز دے کر چلا آیا۔ بعد میں حضرت اماں جان کو یاد آیا۔ کہ روپے نہیں دیئے گئے۔ تو آپ نے میاں نیک محمدؐ صاحب کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا۔ یہ نہ صرف حضرت اماں جان بلکہ تمام خاندان کے پرانے خادموں میں سے ہیں اور بڑی محنت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ آجکل حضرت اماں جان کے مقبرہ کے گرد چار دیواری بنوانے کا کام ان کے سپرد ہے۔ جب میاں نیک محمد صاحب نے حضرت اماں جان کا پیغام پہنچایا۔ تو حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا کہ اس چیز کی کیا قیمت ہے۔ وہ بتا دی ہوتی تو میں نیک محمدؐ کے ہاتھ روپیہ بھیج دیتی۔ اور تم کو دوبارہ بلانے کی ضرورت نہ پڑتی میں نے عرض کیا۔ کہ میں یہ بطور تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسلئے قیمت ارادتاً نہیں بتائی۔ فرمایا۔ جو چیز میں کہکر منگواؤنگی۔ اس کی قیمت ضرور لینی پڑے گی۔ آخر آپ نے قیمت ادا کر دی۔ گو یہ باتیں معمولی ہیں۔ مگر ان سے انسان کے اخلاق فاضلہ اور کیریکٹر کا پتہ چلتا ہے۔ جب حضرت اماں جان کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کیوجہ سے ہمارے دلوں میں اس قدر محبت ہے۔ تو خاندان کے افراد کی محبت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

تربیت اولاد

تربیت اولاد کا معاملہ نہایت درجہ اہم ہے۔ جو لوگ اس کی اہمیت کو دل میں جگہ نہیں دیتے اور لاپرواہی سے وقت گذارتے ہیں۔ ان کی زندگی پریشانی میں گذرتی ہے۔ ابتداء میں تو انسان خیال نہیں کرتا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اسے احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر اس وقت احساس ہونا، در پچھتانا کوئی فائدہ بخش نہیں ہوتا۔ ایسے ہی مواقع پر یہ مثل بیان کی جاتی ہے

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

تربیت کا زمانہ درحقیقت بچپن ہی کا ہوتا ہے۔ اگر بچوں پر ابتداء ہی سے کنٹرول کیا جائے اور اچھے رنگ میں ان کو ادب سکھایا جائے تو وہ بچے بہت اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا مستقبل نہایت روشن ہوتا ہے۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ کہ چھ سات سال کے بچے کو نماز کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے۔ تو مار کر پڑھانیکی اجازت ہے۔ یہ حدیث بخاری شریف کی ہے۔ اور اس میں نہایت حکمت کی بات بیان کی گئی ہے۔ ایک فارسی شاعر کہتا ہے۔ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج ——— تا ثریا مے رود دیوار کج

کہ معمار جب پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی لگائے۔ تو دیوار خواہ ثریا تک لے جائی جائے رب ٹیڑھی ہوگی۔ اسی طرح وہ بچہ جس کی تربیت ابتداء سے خراب ہو۔ اور اس کی طبیعت کو اچھے رنگ میں نہ ڈھالا جائے تو اس کی ساری زندگی خراب ہو جائے گی۔ پس والدین اور گارڈین احباب کو چاہیئے کہ بچوں کی تربیت بچپن سے شروع کریں۔ اور ان کو اور ان کے مستقبل کو روشن بنا دیں۔

منتظم تعلیم و تربیت و زعماء انصار کو چاہیئے کہ انصار جماعت کو تربیت اولاد کے بارے میں خاص طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ اور جماعت کے دیگر افراد کو بھی

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم و تربیت)

درخواستہائے دعا

(۱) میری دو بھتیجیاں زاہدہ و شاہدہ جو برادرم زین العابدین صاحب آف منصوری حال لاہور کی لڑکیاں ہیں۔ مرض خناق سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (خاکسارہ سیدہ رشیدہ بیگم اہلیہ ماسٹر علی محمدؐ صاحب بی اے بی ٹی ربوہ)

(۲) مورخہ ۲۰ رمئی ۵۲ء سے بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ کے یونیورسٹی امتحانات شروع ہو رہے ہیں جن میں کئی احمدی طلباء بھی شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خالد سیف اللہ خاں معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور

(۳) بشیر احمدؐ صاحب ملتان بعض خانگی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان تکالیف کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنیوالے مجاہدین

(فہرست ۹)

فرمایا۔ "میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دیکھو راستہ دور کا ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ تمہاری کوششیں نامکمل ہیں فتح کا دن نزدیک آرہا ہے۔ تم جلد جلد اپنے قدم بڑھاؤ۔ اور ہر میدان میں اسلام کے جان باز سپاہی بننے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے ہر شخص اسلام کی فتح کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کیلئے اس طرح اڑا دیتا ہے۔ جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اڑا دیتا ہے۔ تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی"

"آپ وہ لوگ ہیں۔ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔ آپ وہ ہیں جنہوں نے دوسرے ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

تحریک جدید کے مجاہدو! یاد رہے کہ "قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں" پس آپ کے لئے وعدہ کے سو فی صدی پورا کرنے کا اصل وقت پہلے چھ ماہ یعنی ۳۱ رمئی ۵۲ء ہے۔ آپ کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۳۱ رمئی تک ادا ہو جائے۔ جن دوستوں کے وعدے پورے ہو جائیں گے۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ پیش کئے جائیں گے۔ اور اگر ہو سکا تو شائع کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

ذیل میں ایک فہرست ۹ شائع کرتے ہوئے یہ نوٹ دیا جاتا ہے۔ کہ اس فہرست سے دفتر اول کے سال ۱۸ کے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے احباب کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ خواہ کسی نے چیک یا ڈرافٹ بھیجا ہو۔ یا منی آرڈر یا بیمہ یا مقامی جماعت میں ادا کر کے اطلاع دی ہو۔ اور ان کی رقوم مرکز ربوہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ جو دوست اپنی رقم ادا کر چکے ہوں۔ مگر ان کا نام ان نو فہرستوں میں سے کسی میں نہ آیا ہو۔ تو انہیں وکیل المال تحریک جدید سے دریافت کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ روپیہ بھیجا گیا ہو۔ لیکن یہاں نہ پہنچا ہو۔ اس لئے تحقیق کرنا ضروری ہے۔

فہرست یہ ہے۔

صابرہ بی بی والدہ قریشی محمد عبداللہ صاحب صاحبہ ۶/۸/-
سلیمہ بیگم صاحبہ ایم اے بنت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ۴۰/-
صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی ربوہ ۱۰/-
میاں احمد دین صاحب زرگر ربوہ ۲۰/-
(ربوہ سے بذریعہ تار ملے)
مولوی عبد المنان صاحب دہلوی ربوہ ۱۰/-/-
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ " ۵۲/۱۴/-
" رحمت النساء صاحبہ " ۱۴/-
شیخ عزیز احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۱۲۰/-
عزیز علی صاحب " ۵۵/-
اہلیہ صاحبہ حافظ عبد العزیز صاحب " ۱۳/۱۲
چوہدری فضل احمد صاحب نائب قانونگو ڈسکہ ۳۶/۲/-
" دین محمد صاحب بینو والی ۸/۲/-
قریشی محمد اقبال صاحب محمد نگر لاہور ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور ۷/۸
صوبیدار سید محمد احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۹۵/-
ملک بشیر احمد صاحب انجینئر لاہور ۸۵/-
مرزا شکور علی صاحب بہمعہ والد مرحوم " ۲۶/۴
محمد حسین صاحب پولیس ڈی انسپکٹر " ۲۱/-
میر محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ ۵۲/-
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ ۲۴۳/
سکینہ صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب " ۶/-
چوہدری وزیر خان صاحب چک ۹۶ گ۔ ب جڑانوالہ ۷/۱۲
آپ نے گذشتہ سالوں کا بقایا اور سال ۱۹۵۱ء کا بھی پیشگی ادا فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سید عنایت حسین شاہ صاحب مرحوم ۲۷/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ " ۹/-/-
شاہ صاحب نے سال ۱۸ کا وعدہ معہ اپنی اہلیہ صاحبہ لکھایا تھا۔ اور پھر وہ چند دن کے بعد وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کے فرزند ارجمند سید تفضل حسین شاہ صاحب گوجرانوالہ کو سیف الدین کی معہودہ رقم کے لئے لکھا تو انہوں نے ان کا وعدہ پورا ادا کر دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ
میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ وکیل لائلپور ۲۶/-
" " ناصر احمد صاحب چک ۲۴۴ گ ب " ۵۸۰/-
" " " منجانب والدہ صاحبہ " ۵۲/-
" " " " والد صاحب " ۶/۸/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب چک ۲۴۴ گ ب " ۳۰/-
والدہ " " " " " ۱۵/-
چوہدری صاحب نے اپنی اہلیہ اور والدہ صاحبہ کا گذشتہ سالوں کا بقایا بھی ادا کر دیا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء
غلام قادر صاحب چک ۸۸ شیخوپورہ ۵/۶/-
سردار کرم داد صاحب پنشنر چک ۱۰۸ سرگودھا ۱۲/۸
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/۹/-
میاں خدا بخش صاحب گجرات ۳۱/-
اہلیہ صاحبہ منشی ابراہیم صاحب " ۶/۴
محترمہ حاکم بی بی صاحبہ سوک کلاں ۱۷/-
محمود احمد صاحب دکھیانہ ۵/۵/-
چوہدری غلام حیدر صاحب خوجیانوالی ۱۰/۸
ماسٹر محمد علی صاحب اظہر راولپنڈی ۲۹/۸
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۲/۲

اہلیہ صاحبہ کلاں سردار نور محمد خاں صاحب کھیوہ -/۱۰
مرزا شمس الدین صاحب پشاور -/۴۰
امۃ الحی صاحبہ والدہ مبارک احمد خالد صاحب -/۳۲
مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور -/۸۴
اہلیہ صاحبہ " " -/۴۲
عمر الدین صاحب مدرس منڈی ہیرا سنگھ -/۷
ماسٹر علی محمد صاحب ملتان چھاؤنی -/۱۲
ملک محمد الدین صاحب S.D.O کراچی -/۴۰
حاجی عبد الکریم صاحب -/۲۱۰
" " از اہلیہ صاحبہ -/۱۵
" " از پسر منصور احمد صاحب -/۵
" " از بنت صالحہ مریم -/۱۰
سید انتظار حسین صاحب کراچی -/۵۰
ملک بشیر احمد صاحب " -/۳۰۰
محمد اکرام الحق صاحب " -/۲۵
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہ نواز خان صاحب کراچی ۸/۳۵۳
" " از امۃ الحی بنت " ۸/۱۱۳
" " امۃ الہادی " " ۸/۱۱۳
" " محمود نواز صاحب پسر " ۸/۱۱۳
اہلیہ صاحبہ محمد اسحٰق علی خان صاحب کراچی ۱۲/۱۷
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ " -/۳۵
چوہدری محمد شفیع صاحب انجینئر میرپور خاص -/۱۹۰
والدہ صاحبہ " -/۵
شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ -/-/۳۳۰
ماسٹر عبد الحمید خان صاحب " -/۲/۱۹
ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب " -/۱۰۰
" محمد عبد اللہ صاحب " ۸/۲۷
" سید رشید احمد صاحب " -/۲۷۲
صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب پنشنر کوئٹہ -/-/۱۱۰
" از حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم -/۱۰
" میاں محمد حیات صاحب پنشنر والد مرحوم -/۱۰
" مرحومہ رشتہ داران -/۵
" بچگان -/۵
" اہلیہ صاحبہ خود -/۱۵
ماسٹر عبد الکریم صاحب ٹیلر کوئٹہ -/۴۰

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

حوالدار صلاح الدین صاحب کوئٹہ -/۹۰
شیخ بشیر احمد صاحب سکھری " ۸/۲۶
بشارت احمد صاحب درویش " -/۹/۱۱
اہلیہ صاحبہ خواجہ عبد القیوم صاحب " -/۲۶
شیخ محمود الحسن صاحب ڈھاکہ -/-/۲۰۰۰
اہلیہ صاحبہ " -/۱۳۷

جو دوست تحریک ستمبر میں شامل ہیں (گو اب تحریک ستمبر ختم ہو چکی ہے) ۔ بعض احباب نے جو وہ شاندار قربانی کرتے آ رہے ہیں۔ ان کے چندے اس صورت میں وقت سے کھاتہ دیر سکتے ہیں۔ کہ وہ تحریک ستمبر کے مطابق بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کر کے دیں۔ ایسے دوست تحریک ستمبر میں دیتے ہیں مگر بعض تحریک ستمبر والی رقم تحریک جدید کو نہیں ملتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تحریک ستمبر میں حصہ لینے والے احباب جب اپنا تحریک ستمبر کے مطابق روپیہ ادا کرتے ہیں۔ تو اس میں تحریک جدید کی رقم کس قدر ہے۔ اس کی تشریح نہیں کرتے۔ حالانکہ ہر تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے کا اپنا فرض ہے بلکہ اپنے چندہ کی مد وار تفصیل بتا دے۔ اور اس کے مطابق اپنی مقامی رسید دیکھ لے۔ اگر وہ تحریک جدید کی رقم کی تشریح نہیں کریں گے۔ تو ان کے ذمہ بقایا ہو جائے گا۔ پس احباب احتیاط فرمائیں۔

بالآخر ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا چندہ ۳۱ مئی تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ کیونکہ ۳۱ مئی تک کی ادائیگی احباب کو سابقون میں بھی لاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضرورت

مجھے محلہ دار الرحمت میں ایک کنال یا کم سے کم دس مرلہ قطعہ زمین کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت فرمائیں۔

شیخ عبد الحمید گورنمنٹ پنشنر
۴۵ جدید ٹیمپل روڈ۔ لاہور

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے

(مینیجر)

فریضۂ زکوٰۃ

معطی حضرات کی بارہویں فہرست

گذشتہ ماہ جن افراد جماعت کی طرف سے زکوٰۃ کی رقوم وصول ہوئی ہیں۔ ان کے اسماء بغرض دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انکو دنیا و آخرت میں بہتر سے بہتر جزا دے اور ان کے اموال میں برکت دے تاکہ وہ پہلے سے زیادہ خدمت دین میں حصہ لے سکیں۔ میں ان کارکنان جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سارا سال نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اور ان کی کوشش اور تعاون سے زکوٰۃ کی مد میں گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ آمد ہوئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال ربوہ)

جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور -/-/۵
میاں غلام اللہ صاحب زرگر سیدوالہ ضلع شیخوپورہ -/-/۱۰۰
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر شیخوپورہ -/۲۰
جماعت احمدیہ لائل پور -/۳۶
مرزا عبد القیوم صاحب ٹرین کلرک لاہور -/-/۵
بیگم صاحبہ میجر ایس۔ اے رحمان صاحب راولپنڈی -/۴۰
میجر ممتاز احمد صاحب راولپنڈی -/-/۱۰۰
قریشی عبد الکریم صاحب خادم حسن پور ملتان -/۴۰
چوہدری عبد العزیز صاحب ایم۔ اے گھیانہ -/۵۰
میاں شبیر محمد صاحب منگھیانہ -/-/۲۰
میاں علی محمد صاحب کوٹ امیر لاہور -/۳۰
میاں محمد افضل صاحب منٹگمری -/۲۰
صالح محمد صاحب سگنیلر نہر جھنگ -/۲۰
مولوی چراغ الدین صاحب بھڈال سیالکوٹ -/۲
جماعت احمدیہ بھیرہ -/۵
چوہدری نواب الدین صاحب چک ۶/۱۱-L منٹگمری -/۲۰
میاں نواب الدین صاحب خانیوال ضلع ملتان -/-/۵
راجہ محمد عبد اللہ صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا -/۶
جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور -/۲۰
مولوی عبد الکریم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا -/-/۲
چوہدری مہر الدین صاحب ٹانو ڈوگر شیخوپورہ -/۲۰
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ملتان -/۲۰۰
چوہدری خیر الدین صاحب بدوملہی -/۵۰
چوہدری مہر الدین صاحب " -/۵۰
خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب " -/۵۰
چوہدری برکت علی صاحب " -/۵
مولوی غلام محمد صاحب عالم گڑھ گجرات -/۱۵
حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف " -/۱۵
طاہر خان صاحب -/۱۵
بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب لاہور -/۵۰
چوہدری دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر -/۵
منشی میراں بخش صاحب لالہ موسیٰ -/۹
ماسٹر امیر عالم صاحب۔ کوٹلی آزاد کشمیر -/۵۰
چوہدری اللہ بخش صاحب۔ خانقاہ ڈوگراں -/۱۵
مرزا عبد الرؤف صاحب۔ کیمبل پور -/۳۲
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۸/۲
چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۲۳۳ ج ب لائل پور -/۵۱
کرنل چوہدری نظام الدین صاحب نیج گریاں ضلع سیالکوٹ -/۵۰۰

مرزا اشرف علی صاحب لاہور -/۲۰
چوہدری ظہور احمد صاحب کوٹ قاضی جھنگ -/۹۰
جماعت احمدیہ کھیوڑہ -/۲۰
جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور -/-/۲۵
اہلیہ صاحبہ حکیم فضل احمد صاحب پشاور -/-/۳
قریشی برادرز کراچی -/-/۵۰
خواجہ عبد الحمید صاحب کراچی -/۵
ملک محمد عبد اللہ صاحب بھیرہ -/۲۰
چوہدری احمد خان صاحب جہلم -/۱۵۰
سیٹھی عزیز الرحمٰن صاحب جہلم -/۲۰
مرزا جہانگیر صاحب " -/۵
جماعت احمدیہ کراچی -/۱۲/۸
نعیمہ بیگم صاحبہ کراچی -/-/۱۰
سردار منور خان صاحب بہادر گڑھ -/۴
چوہدری ثناء اللہ صاحب بیلا پور -/۴۰
محمد الدین صاحب ہارون آباد -/۵
چوہدری غلام رسول صاحب منڈی کانجن ما لوال ۸/۴
چوہدری محمد بخش صاحب چک ۱۱۹ ج ب لائلپور -/۱۰
چوہدری سلطان علی صاحب " -/۱۵
نور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب کوئٹہ -/۲۰۰
جماعت احمدیہ جھاپیوں سندھ -/۳۸
حکیم عبد الحکیم صاحب لاہور -/۴۰
چوہدری محمد یوسف صاحب لاہور -/۱۵۰
جماعت احمدیہ سرگودھا -/۵
ماسٹر عبد الحمید خان صاحب کوئٹہ -/۲
سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ جہلم -/۵

میزان ۱۲-۳-۲۳ سابقہ میزان ۱/۰-۲۳۶۷۴ کل میزان ۷/۱۵/۲۷۰۵۸ (دفتر بیت المال ربوہ)

پاکستان کے آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام شروع ہو گیا

پاکستان ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے آئندہ آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ پاک دستور ساز اسمبلی کے مسودہ نویس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جو جو رپورٹیں ان کو موصول ہو چکی ہیں۔ ان کی اساس پر وہ آئین کا مسودہ رقم کرنا شروع کر دیں۔ توقع ہے کہ جب تک پاک اسمبلی مختلف آئینی رپورٹوں کو منظور کرے گی۔ اس وقت تک آئین بھی تیار ہو چکے گا۔

بعد ازاں منظور شدہ رپورٹوں کے مطابق آئین میں معمولی ترمیم و تحریف کی جائے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ پاک اسمبلی کے اجلاس کی خزاں میں تمام رپورٹیں منظور کر لی جائیں۔ اس اجلاس کے دوران میں ایک مسودہ نویس کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جو مختلف آئینی رپورٹوں کی روشنی میں دستور ثانی کے کام کی نگرانی کرے گی۔

عدالتی سب کمیٹی کی سفارشات منظور

دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ پاک اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے یہ سفارش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے آئندہ آئین میں پاکستان کی سب کمیٹی کی سب سے اعلےٰ عدالت کا نام سپریم کورٹ رکھا جائے۔ اس نام کی سفارش عدالتی سب کمیٹی کی رپورٹ میں کی گئی ہے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے آج اپنے آخری اجلاس میں عدالتی سب کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کر لیا ہے۔ رپورٹ میں مزید سفارش کی گئی ہے۔ کہ سپریم کورٹ کا صدر مقام کراچی میں ہوگا۔ لیکن چیف جسٹس صدر مملکت کی اجازت سے سپریم کورٹ کے اجلاس ملک کے دوسرے مقامات میں بھی کر سکیں گے۔

اینگلو مصری مذاکرات کی ناکامی

قاہرہ ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا اسی ہفتے اعلان کر دینگے کہ تنازعہ مصر و سوڈان کے سلسلے میں برطانیہ اور مصر کی حکومتوں کے درمیان جو مذاکرات جاری تھے وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اور کوئی قابل قبول نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

نیز مصر کی مختلف سیاسی پارٹیوں کی طرف سے یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ مصر کی قومی امنگوں کو پورا کرنے کے لئے ایک مشترکہ محاذ بنایا جائے۔ بعد ازاں کی متعدد پارٹیوں سے بھی اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ بھی اس سلسلے میں متحد ہو کر برطانوی آمریت سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔

(بقیہ صفحہ ۳)

کوشش کریں۔ جہاں سے ہمیں لوہا اور کلیں کافی مقدار میں حاصل ہو سکیں تاکہ ہماری صنعتوں میں جو کمی اس وقت ہے۔ اس کو کم سے کم وقت میں دور کیا جا سکے۔" (زمیندار لاہور ۱۸ مئی)

ان دونوں اقتباسات کو جو ہم نے اس "زمیندار" سے پیش کئے ہیں ملا کر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ روس چاہتا ہے۔ کہ اسلحہ مشینری اور دیگر صنعت کاری کی اشیاء جن کی مشرقی ممالک کو ضرورت ہے۔ وہ امریکی بلاک سے نہیں۔ بلکہ اشتراکی یورپی ممالک سے حاصل کیا جائے۔ اور مشرق اپنا کچا مال اور دوسری پیداوار بجائے امریکی بلاک کے پاس فروخت کرنے کے روسی بلاک کے پاس فروخت کرے۔ اور اس طرح خام مال پیدا کرنے والے مشرقی ممالک امریکی بلاک کے محکوم منقاد ہونے کی بجائے روس کے محکوم و منقاد ہو جائیں۔ اور یہ کام نہایت امن و امان سے ہو جائے۔ حاصل یہ کہ شکار تو شکار ہے ہی البتہ اب شکاری بجائے امریکی برطانوی بلاک کے روس ہو جائے۔

خواہ یہ دونوں بلاک کتنا ہی "امن امن" کا وظیفہ کریں۔ جب تک ان کی نیت کمزور ممالک کے متعلق اس طرح ڈانواں ڈول رہے گی۔ امن کا

مختصرات

— طہران ۱۷ مئی۔ اگلے مہینہ کی نو تاریخ کو ہیگ کی بین الاقوامی عدالت ایرانی تیل کے تنازعہ کی سماعت کرے گی۔

— بغداد الجدید ۱۷ مئی۔ بہاولپور کے دو اور مسلم لیگی امیدوار قاضی اللہ جوایا اور محمد محسن بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔ ان کے مقابلے کے دو مخالف پارٹی کے امیدوار احمد تمیں آزاد امیدوار دو امیدواروں نے نام واپس لے لئے۔ موجودہ انتخابات میں اس وقت اہم نشستوں کے لئے کل ۱۰ امیدوار باقی رہ گئے ہیں۔

— ڈھاکہ ۱۷ مئی۔ ڈھاکہ میں عنقریب جوٹ کا بہت بڑا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ اس کارخانے میں ان کاریگروں کو کام پر لگایا جائے گا۔ جنہوں نے مشرقی بنگال میں پناہ لی ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری مشینری جاپان سے منگوائی گئی ہے۔

شام اور ترکیہ کے تعلقات بہتر ہو جائینگے

شامی اخبارات کی رائے

دمشق ۱۶ مئی۔ دمشق کے ایک ممتاز اخبار نے صدر جمہوریہ شام اور ارکان حربیہ کے مجوزہ دورہ ترکیہ پر رائے ظاہر کرتے ہوئے یہ پیش قیاسی کی ہے۔ کہ اس دورے کے بعد ترکیہ اور شام کے تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔ شامی اخبار الف با نے کہا کہ شام اور ترک عوام کے احساسات و جذبات یکساں و مشترکہ ہیں "بہتر ہمسایہ کی حکمت عملی" دونوں ملکوں میں اتحاد مقصد بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اور اس کا دونوں ملکوں میں خیر مقدم کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ دونوں ملکوں کی آزادی کو برقرار رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

دمشق کے ایک اور اخبار "العقبہ" نے اس موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے عرب لیگ کے معتمد عمومی عبد الرحمٰن عظام پاشا کے ایک بیان کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا۔ کہ "گزشتہ ایک ہزار سال سے ہمارے اور ترکوں کے مفاد مشترک ہیں۔ اتفاقی اور حالیہ حادثات اور واقعات کی وجہ سے یہ تعلقات ختم نہیں ہو سکتے۔ عربوں اور ترکوں کے تعلقات کو از سر نو استوار کرنے کے لئے اتحاد مقصد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ عرب اور ترک دوستوں کی حیثیت سے متحد ہو سکیں۔

دمشق ۱۶ مئی۔ شام کے چھاپے خانوں کے کارکنوں نے حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ اگر اخبارات کی تعداد میں کمی کرنے کی وجہ سے ان کی ملازمتیں چھن جائیں۔ تو انہیں سرکاری ملازمتیں مہیا کی جائیں۔ یہ درخواست کارکنوں نے اپنی یونین کی وساطت سے کرنل عدنی سیلو کو ارسال کی ہے۔ (دا الشاء)

خیال ایک خواب پریشاں سے زیادہ حیثیت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور یہ لفظ کبھی شرمندہ معنے نہیں ہو سکتا

آٹا

آٹا اس وقت بازار میں روپیہ کا سوا دو سیر مل رہا ہے یعنی ۱۶ روپے من حالانکہ حکومت نے گیارہ روپے نو آنے فی من ریٹ مقرر کیا ہے۔ بازار میں اس گرانی کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سرکاری ڈپوؤں سے فی ہفتہ صرف ۲½ سیر فی کس آٹا مل سکتا ہے۔ جو اوسطاً ایک آدمی کے لئے صرف ہفتہ میں پانچ دن کفایت کر سکتا ہے۔ ناچار لوگوں کو دو دن کا راشن بازار سے خریدنا پڑتا ہے۔ اور اہل بازار اس مجبوری سے فائدہ اٹھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ تو عام صورت ہے۔ جن لوگوں کے پاس عزیز دوست مہمان آتے رہتے ہیں۔ ان کو اور بھی دقت ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ شروع فصل میں ہی گیارہ روپے نو آنے فی من آٹا خریدنا ویسے ہی گراں گزرتا ہے۔ لیکن اگر نہایت مجبوری ہے تو کم سے کم حکومت کو چاہیئے۔ کہ پورے ہفتہ کا آٹا یعنی ۳½ سیر فی کس ڈپوؤں پر مہیا کرے۔ تاکہ بازار کا نرخ سرکاری نرخوں کے برابر ہو جائے۔

معاہدہ تحفظ بحر الکاہل پر ایچی سن منزیز گفت و شنید

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن اور آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ منزیز اس ہفتہ معاہدہ تحفظ بحر الکاہل کو عملی جامہ پہنانے سے متعلق مسائل پر گفت و شنید کریں گے۔ تاکہ اس علاقے میں امن قائم رکھا جا سکے۔

مسٹر ایچی سن نے اپنی ہفتہ وار صحافتی کانفرنس میں کہا۔ کہ مسٹر منزیز جمعہ کے روز واشنگٹن پہنچ رہے ہیں۔ واشنگٹن میں چھ دن قیام کے بعد وہ لنڈن جائیں گے۔ مسٹر ایچی سن نے کہا۔ کہ میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم سے معاہدہ تحفظ بحر الکاہل کو بہتر سے بہتر طریقہ پر روبعمل لانے کی تدابیر پر تبادلہ خیالات کروں گا۔ یاد رہے کہ یہ معاہدہ گزشتہ سال تکمیل پایا تھا۔ جس میں نیوزی لینڈ اور امریکہ شامل ہیں۔ مسٹر ایچی سن نے کہا۔ کہ آسٹریلیا اور امریکہ کے مفاد مشترک ہیں۔ دونوں کو بحر الکاہل کے امن سے یکساں دلچسپی ہے۔

قبائلی طلباء کے لئے ۸۲ وظائف

کوئٹہ ۱۶ مئی۔ حکومت بلوچستان نے قبائلی طلباء کو ۸۲ مزید وظائف دینے کا اعلان کیا ہے تاکہ وہ صوبہ میں یا صوبہ سے باہر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ اب تک قبائلی طلباء کو ۸۸ وظائف دیئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۵۰ وظائف چودہ ۱۴ روپے کے ہیں۔ اور مڈل کے طلباء کو دیئے گئے ہیں۔ اور ۲۵ ہائی سکول کے طالب علموں کو باقی ماندہ سات میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ۱۵۰ روپے کے دو وظائف دو قبائلی طالب علموں کو صوبہ سے باہر جا کر فنی تربیت حاصل کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں، دیگر پانچ وظیفے پچاس پچاس روپے کے ہیں۔ جو ان طلباء کو مقامی کالجوں میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دیئے گئے ہیں۔ (داستان)